رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ایڈیٹر: پیر تاسیم علی احمدی

# بدر

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں!

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند یوم کے لئے پالم پور تشریف لے گئے جمعہ کے روز مع الخیر واپسی کی امید ہے۔ حضور کی صحت بفضلہ قابل حمد ہے۔

(۲) درخواست دعا:۔ میرے مکرم برادر محترم ڈاکٹر فتح دین صاحب پانچ چھ ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلاء ہیں۔ احباب درد دل سے انکی صحت عاجل وکامل کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۳) محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ احباب سے حسب ذیل درخواست دعا کرتے ہیں کہ وہ تا حال مرض سوزش پیشاب میں مبتلاء اور صاحب فراش ہیں نہ گھر سے باہر نکل سکتے ہیں نہ مسجد نہ دفتر جاسکتے ہیں۔ کم و بیش سوزش لگی رہتی ہے۔ مخلص احباب سے امداد دعا کی التجا کرتے ہیں۔ کہ خداوند تعالےٰ ان کو صحت کامل عطاء فرمائے۔

"امین ثم امین!

## دیانند ی شن

### پیدائش عالم

(۵)

### سانکھ درشن اور دور تسلسل

سانکھ درشن کا مطالعہ ہمارے اس مضمون پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ متعدد مرتبہ دور تسلسل کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن معلوم نہیں۔ کہ ہمارے سماجی دوست اسے بھی کبھی بغور پڑھتے ہیں یا نہیں ہم اس جگہ دو پرمان پیش کرتے ہیں۔ جو نہایت وضاحت کے ساتھ پرواہ سے انادی سلسلہ کی جڑ اکھاڑ رہے ہیں۔

سوال "تو کیا کرم کے سبب سے دکھ یعنی بندھن پیدا ہوتا ہے" (جواب) وید کے انوکول (مطابق) یا مخالف کرم کرنے سے ہی بندھن روپے دکھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ کرم کرنا ہی شریر اور چت سے بلی ہوئی آتما کا دھرم ہے۔ دوسرے کرم شریر سے ہوگا۔ اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوسنتھا یعنی دور تسلسل آجائیگا × × × × × اسواسطے کرم سے بندھن نہیں پیدا ہوتا" (ادھیائے اول سوتر ۱۶) ؛ میرے سماجی دوستو! دھرم سے کہو کہ اب بھی کرم سے جنم اور جنم سے کرم کو پرواہ سے انادی ماننا چھوڑ دگے یا نہیں۔ دیکھو سانکھ فلوسفی جس پر تم کو بڑا ناز ہے۔ وہ اس اصول کو دھکے دیتی ہے اور اس نے ایسی تمہارے پرواہ سے انادی تسلسل کا نام انوسنتھا رکھا ہے اور انوسنتھا تو تم جانتے ہی ہو کہ دور تسلسل ہی کو کہتے ہیں۔

دور تسلسل اور پرواہ سے انادی سلسلہ کے ایک ہی ہونے کے لئے مذکورہ بالا سانکھ فلاسفی اور سماجیوں کا یہ خیال کہ کرم سے جنم اور جنم سے کرم اور اس سلسلہ کا پرواہ سے انادی خیال کرنا کافی دلیل ہے۔ جسے سماجی پرواہ سے انادی کہتے ہیں اسے سانکھ درشن دور تسلسل کے نام سے نامزد کرتا ہے ؛ (باقیدارد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فاروق

جلد ۲۰ ☆ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۵ء ☆ نمبر ۱۰

# کوئٹہ کی تباہی کا پُرہیبت نشان

## دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا

## لیکن

## خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

(الہام مسیح موعودؑ)

آج سے تیس چالیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے الہام پاکر پیشگوئی کی تھی۔ کہ تمام دنیا میں باوقات مختلف خدا کا عذاب کہیں تو بصورت سیلاب نازل ہوگا۔ اور کہیں بشکل طاعون اُتریگا۔ اور کسی جگہ بذریعہ باد باراں و نار و آتش اور کبھی غیر متوقع و غیر معمولی امراض کے رنگ میں نمودار ہوگا۔ اور کہیں قیامت خیز زلزلوں سے ایسی تباہی کر دیگا جس کو نسل آدم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا نہ سُنا۔ اور نہ اس کا خیال گذرا ہوگا۔ اور یہ سب جملے خدا کی طرف سے میری صداقت کے ثبوت میں کئے جائیں گے۔ جن میں سے کچھ تو میری زندگی میں اور کچھ میرے بعد ظاہر ہونگے۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔" (الوصیت ص۵)

پھر آگے چلکر فرمایا کہ

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے۔ اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی۔ اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔" (الوصیت ص۵)

چنانچہ اس بشارت و نذارت کے مطابق سب کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ جس سے انکار کوئی ذی شعور انسان نہیں کر سکتا۔ حسب الہام الٰہی طاعون ملک میں آئی۔ لاکھوں جانوں کو لے گئی۔ انفلوانزا۔ جنگی بخار وہ کچھ کر گیا کہ ڈاکٹر و اطبا بھی حیران اور عاجز ہو گئے۔ اس نے طاعون سے بڑھ کر چند دنوں میں وہ کام کیا۔ جو طاعون مہینوں اور سالوں میں کرتا رہا۔ پھر اُس جنگ عظیم نے جس کی یادگار یہ جنگی بخار سمجھا جاتا تھا۔ جس قدر تباہی تمام دنیا میں مچائی اس کو آج تک ہر سلطنت اور ہر ملک اور ہر فرد بشر بھگت رہا ہے۔ یہاں گنجائش نہیں کہ طاعون اور جنگ عظیم اور غیر ممالک کے زلزلوں۔ بارشوں۔ سیلابوں وغیرہ اور جنگی بخار کے تفصیلی کارناموں کو دُہرایا جاوے کیونکہ انڈیا کا ہر باخبر انسان ایک نہ ایک حد تک ان سے واقف ہے۔ میں آج کی فرصت میں صرف بربادی کوئٹہ کے متعلق مختصراً کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ بھی اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اور عبرت حاصل کر کے آئندہ آنے والے عذاب آسمانی سے اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کرلے۔ گو میں جانتا ہوں کہ ابھی تک اس ملک کے لوگوں میں اتنی بھی صلاحیت نہیں آئی کہ وہ خدا کے غضب سے مرعوب ہو کر آیات الٰہی و نشانات سماوی پر ہراسان دل کے ساتھ نظر کریں تا آئندہ کے عذاب سے بچنے کی کوئی صورت پیدا ہو۔ لیکن نوع انسان کی ہمدردی کا تقاضا ہے۔ کہ جس بات میں مخلوق خدا کی بہبودی اور نجات نظر آتی ہو اُس کو حتی المقدور لوگوں تک پہنچانا چاہیئے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے مومن کا فرض ہے۔ کہ اظہار حق میں دریغ نہ کرے۔

---

## پنجاب میں پہلا زلزلہ کانگڑہ

دسمبر ۱۹۰۳ء اور جون ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئے جو البدر و المحکم میں اسی زمانہ میں شائع کر دیئے پہلے یہ الہام ہوا "زلزلہ کا دھکا" پھر چند ماہ بعد الہام ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عفت الدیار محلها و مقامها"

جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ زلزلے سے ملک کے ایک حصہ میں عارضی رہائش کے مکان اور مستقل رہائش کے مکان منہدم ہو کر مٹ جائیں گے۔ پھر ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء کو چار بجے رات کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشف میں ایک نظارہ دکھایا گیا جس کو حضور علیہ السلام نے اُسی صبح کو ایک اشتہار "الوصیت" کے عنوان سے لکھکر بکثرت چھپوا کر شائع کیا جس میں آپ نے فرمایا کہ

"اس وقت جو (۲۶ر فروری کی رات جس جس کی صبح کو ۲۷ر فروری ہے) آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔"

پھر فرمایا کہ

دوستو! اٹھو اور ہشیار ہو جاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے ..... یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہیں۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسے سختی کے دن عام طور پر دنیا پر نہیں آئے ..... دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے۔" (الوصیت ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء)

اس پیشگوئی کے شائع ہونے سے ۳۵ دن بعد ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو بروز منگل بوقت صبح کانگڑہ میں ایک زلزلہ آیا جس نے نہ مکان باقی رہنے دیئے نہ مکین ۲۰ ہزار کے قریب جانیں ضائع ہوئیں۔ اور لاکھوں روپیہ کے مکانات گر کر ڈھیر ہو گئے۔

## زلزلہ کی دوسری پیشگوئی

اس کانگڑہ والے زلزلہ سے بھی جب لوگوں نے عبرت نہ حاصل کی اور اپنی بدقسمتی سے اس کی تکذیب کرنے پر آمادہ ہو کر ٹھٹھا اور ہنسی اور استہزاء پر زور دیا۔ تو خداوند کریم نے ایک اور زلزلہ کی اطلاع دی۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار میں "الانذار" نام سے ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع کیا۔ جس میں فرمایا کہ

"آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی یہ پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی۔ تازہ نشان تازہ نشان کا دھکا۔ زلزلۃ الساعۃ الخ"

..... دیکھو آج میں نے تبلا دیا زمین بھی سُنتی ہے اور آسمان بھی..... خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے۔ جو میرا قہر زمین پر اترے پس ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے ..... مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔" (اشتہار الانذار)

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد دوبارہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار "النداء" زلزلہ کے متعلق شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ

"۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہو گا..... میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا۔ دور نہیں ہے۔"

اور آگے چل کر فرمایا۔

"جبکہ پہلی پیشگوئی کو (جس کے مطابق کانگڑہ میں زلزلہ آیا۔ ناقل) ڈرنے والے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا۔ اور مجھکو ایک دوکاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھہرایا گیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھاوے۔"

پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی میں جو زلزلہ کا الہام ہوا تھا۔ وہ درج کر کے اس کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔

"میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلے کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دینگے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔ پھر (خدا نے) فرمایا۔ کہ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ یعنے اس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے۔ اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہونگے۔ تب میں اوس نشان کو ظاہر کر دوں گا جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہو گا۔"

پھر آخر اشتہار میں فرمایا۔ کہ

"اے عزیزو۔ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا اب جو چاہو ٹھٹھا کرو۔ گالیاں دو۔ تہمتیں لگاؤ مفتری نام رکھو۔ اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا۔ بدقسمتو تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔" (ملخصاً از النداء مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء)

پھر اس اشتہار "النداء من وحی السماء" کی پیشانی پر نظم میں فرمایا۔ کہ

"زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
جیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ تواب ہے"

اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک زلزلہ ایسا آئے گا جس کے ساتھ ہی پانی کا سیلاب بھی اس قدر ہو گا۔ کہ جس سے کشتیاں بھی نہ بچا سکیں گی۔ گویا زلزلہ سے زمین شق ہو کر پانی کے دریا بہا دیگی۔ جس سے بہی مخلوق غرق ہو کر تباہ ہو جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ بہار کے زلزلہ میں ہوا۔
اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر مندرجہ ذیل ایک اشتہار شائع کیا۔

## "زلزلہ کی خبر بار سوم"

اِس اشتہار میں فرماتے ہیں کہ
"آج ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرماوے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے"
پھر فرمایا کہ
"در حقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا..... کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لاوے اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟
پھر فرمایا کہ
"یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے کہ خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے"۔ (اشتہار زلزلہ کی خبر بار سوم مورخہ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء)

زلزلوں کی پیشگوئی کے متعلق ان اشتہارات کی اشاعت پر ہر کس و ناکس نے پیشگوئی کی تکذیب اور اس پر استہزاء شروع کیا۔ اور پیسہ اخبار لاہور نے گورنمنٹ کو بھڑکایا۔ کہ ایسے اشتہارات سے مرزا قادیانی لوگوں کو تخویف اور تشویش میں ڈالتا ہے۔ اس کو روکا جائے۔ اور لاہور سے ایک اشتہار بھی پیشگوئی زلزلہ کی تردید میں کسی محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامئ اسلام لاہور نے شائع کیا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

## پیشگوئی زلزلہ کی تکذیب

حنفی سکرٹری مذکور اپنے اشتہار میں لکھتا ہے کہ
"میں آج ۶ر مئی ۱۹۰۵ء کو بڑے دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں۔ اور تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ قادیانی نے ۵-۸ ۲۱ اور ۲۹ر اپریل کے اشتہاروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا شدید زلزلہ آئیگا۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔ اس لئے میں بڑے زور سے تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں (حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی خاص شہر یا لاہور وغیرہ کا اپنے اشتہاروں میں ذکر نہیں کیا تھا۔ ناقل) یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئے گا! نہیں آئے گا!! اور نہیں آئے گا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں۔ مجھے یہ خوشخبری کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں۔ اور اُس نورِ الٰہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں۔ کہ قادیانی اس زلزلہ کی پیشگوئی میں ذلیل و رسوا ہوگا۔ اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔"
(تبلیغ رسالت جلد دہم حاشیہ صفحہ ۹۹ و ۱۰۰)

---

پیسہ اخبار کی گورنمنٹ کو اکساہٹ اور محمد بخش حنفی کا بے باکی سے زلزلہ کی پیشگوئی کی تردید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اعلان کی اجازت و اشاعت کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ر مئی ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار "ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ" کے نام سے شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ میں نے تشویش پھیلانے اور تخویف کی نیت سے زلزلہ کی پیشگوئی کو شائع نہیں کیا۔ بلکہ مخلوق خدا کو اس دردناک عذاب شدید سے جو ان پر آنے والا ہے قبل از وقت اطلاع دینے کی غرض سے کثرت سے اشتہارات و اخبارات کے ذریعہ مطلع کیا ہے۔ اور یہ زلزلوں کی پیشگوئی خدا کی طرف سے ہے اور پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ آپ نے اسی اشتہار کے حاشیہ میں مکرر پیشگوئی زلزلہ کے متعلق فرمایا کہ
"مجھے بعد میں اس زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ سو مجھے اس پر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہر الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی"
(حاشیہ تبلیغ رسالت صفحہ ۹۷ جلد دہم)
پھر دوسری جگہ اسی اشتہار کے حاشیہ صفحہ ۱۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں فرمایا کہ

"آج ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی صدقنا الرویاء یعنے زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو ہم نے سچّا کرکے دکھلا دیا۔"

---

## زلزلہ کی پیشگوئی منظوم

پھر اکتوبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلہ کی پیشگوئی کے متعلق ایک نظم لکھی جو "درعدن" میں ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی پھر "درثمین" میں بھی شائع ہوتی رہی ہے۔ اس نظم میں اُس تباہی خیز پہلے زلزلہ کو جو کانگڑہ میں ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو بروز منگل صبح ۶ بجے کے قریب آیا تھا۔ ایک نوالہ بتاکر آئندہ قیامت کا زلزلہ کا ذکر اس طرح فرمایا۔

"یہ نشاں زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
یہ تو اِک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہاں
اک ضیافت ہی بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے بگھار[1]
یہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اُس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائیگی اکدم میں پہاڑوں میں پکار
وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرتکدہ
شادیاں کرتے تھے جو بیٹھینگے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر حریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہوا کے جھاگ غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں انکا شمار
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھکو کہ وہ دِن ہونگے ایام بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
ابتو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑی سے لُہار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہرِ ذوالمنن کے خواستگار
یا الٰہی اِک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہو خوار"

جو کچھ ان اشعار میں پیشگوئی زلزلہ کا نقشہ بتایا گیا ہے۔ عین اس کے مطابق بہار اور کوئٹہ میں زلزلے آئے۔ جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہیں۔ لفظ بلفظ اسی طرح واقعہ ہوا۔ جس طرح اوپر بتایا گیا ہے۔ مگر اسی پر بس نہیں۔ آگے سنئے۔

---

دسمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام رسالہ "الوصیت" ہے۔ اس میں اپنی وفات کے متعلق جو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوئے تھے۔ وہ بتاکر اس میں آنے والے زلزلوں کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دِن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا۔ جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

چونکہ پہلا زلزلہ (کانگڑہ والا۔ ناقل) بھی بہار کے ایام میں تھا۔ اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اسی مہینے سے خوف کے دِن شروع ہوں گے۔ اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دِن رہیں گے۔ اور خدا نے فرمایا۔

زلۃ الساعۃ یعنے وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور فرمایا تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے۔ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کردی۔ یعنے ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کے بعض حصّوں کو زیر و زبر کر دیگا جیساکہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کی گئی۔ کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ زندگیوں کا خاتمہ۔ پھر مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ تیرا رب کہتا ہے۔ کہ ایک امر آسمان سے اُترے گا۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے۔ کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۵ و ۱۶)

پھر اسی صفحہ کے حاشیہ میں فرمایا کہ

"مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے

---

[1] بہار اور کوئٹہ میں سب نے دیکھا سنا کہ زلزلہ نے سب کو قیمہ کر دیا پھر ان قیمہ شدہ نعشوں کو نکالکر تیل ڈالکر قیمہ کا بگھار دکھایا گیا (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذرنے کے بعد آنے والے ہیں۔ یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ خواہ کوئی بہار ہو۔ مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا۔ جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔"

اس پیشگوئی کے مطابق بہار اور کوئٹہ کا زلزلہ واقع ہوا ہے۔ جس کی تردید ناممکن ہے

---

اِن پیشگوئیوں کی کثرت سے اشاعت ہو چکی تو ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء کو ایک زلزلہ آدھی رات کے بعد آیا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار "زلزلہ کی پیشگوئی" کے نام سے ۲ر مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع کیا۔ جس کے شروع میں یہ فرمایا کہ ؎

"یہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ، بالیقیں سمجھو کہ یہ اِک زجر سمجھانے کو ہے"

پھر آگے فرمایا۔

"لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ زلزلہ آنے کو ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں۔ بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے۔ جو پیشگوئی (مندرجہ رسالہ الوصیت) کے مطابق پورا ہوا ..... ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔ اس لئے میں مکرر اطلاع دیتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ تو یہ کرو۔ اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو۔"

اس کے آخر میں اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ

"یہ تمہیں ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو رد کرو۔ کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۰۶)

---

اس کے بعد ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلہ کے متعلق ایک نظم لکھ کر پیسہ اخبار مورخہ ۳۱ر مارچ ۱۹۰۶ء میں جو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔ طبع کرا کر مخلوق خدا کو پہنچائی۔ جس میں چند شعر ناظرین کی آگاہی کے لئے نقل کرتا ہوں ؎

"پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائیگی۔
خود بتائیگا تمہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار*
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
ابتو ہیں لے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن"

(پیسہ اخبار مورخہ ۳۱ر مارچ ۱۹۰۶ء ص۱۵)

---

اِس پیشگوئی منظوم کی تکذیب میں شوخی سے کسی عبدالعزیز نے پیسہ اخبار میں ہی ایک نظم چھپوائی جس کے چند شعر بطور نمونہ یہ ہیں۔ عبدالعزیز لکھتا ہے:۔

"ہے غلط آتے نہیں ہیں زلزلے آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن
خیر امت جبکہ حق نے کہہ دیا قرآن میں
کچھ نہیں اے امتِ مرحوم گھبرانے کے دن
کیا غضب بھڑکا ہے یارو اس خدائے پاک کا
ابر رحمت فرق امت پر ہیں اب چھانیکے دن
زلزلہ آنا قدیمی بات ہے حادث نہیں
کچھ نہیں مخلوق کو اب اس سے غم کھانیکے دن"

(ہفتہ وار پیسہ اخبار ۲۶ر مئی ۱۹۰۶ء ص۴)

پیسہ اخبار کا ایڈیٹر تو بے چارہ فوت ہو گیا معلوم نہیں کہ مکذب زلزلہ عبدالعزیز مذکور ابھی زندہ ہے یا نہیں جو اس سے پوچھا جائے۔ کہ خدا نے کس کی تصدیق کی؟ آیا جس نے یہ کہا تھا کہ

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانیکے دن

یا جس نے یہ بتایا تھا کہ

ہے غلط آتے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

---

اس کے بعد ۱۹۰۷ء تک زلزلوں کے متعلق بارہا الہام ہوتے رہے۔ جو اخبارات سلسلہ میں برابر شائع کئے گئے۔ چنانچہ چند الہام ان میں سے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) ۱۲ر اگست ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ دیکھو بدر مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء ص۲)

"صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے"

(۲) ۱۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کا الہام دیکھو بدر جلد ۳ ۱۹۰۷ء ص۱۳)

---

* ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء کو زلزلہ کے متعلق یہ الہام ہوا "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار" یعنے پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔" (پیسہ اخبار ۳۱ر مارچ ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا فرماتا ہے "اردت زمان الزلۃ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اب دنیا پر زلزلوں کا زمانہ آجائے" پھر ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ دیکھو بدر جلد ۳ نمبر ۱۳ ۱۹۰۷ء)

"لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا"

(۴) پھر ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ دیکھو بدر جلد ۳ نمبر ۲۰ ۱۹۰۷ء

"ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا"

ان مندرجہ صدر الہامات کے علاوہ اور بھی بہت سے الہامات اور خوابیں ایسی ہیں جن میں سخت عذاب الٰہی اور شدید زلزلوں کی جو آنے والے ہیں خبریں دی گئی ہیں۔ اور بعض الہامات میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ بعض زلزلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی آئینگے اور بعض آپ کی وفات کے بعد۔ اور یہ سب دردناک عذاب و زلزلے خدا تعالےٰ نے آپ کو مکاشفات کے ذریعہ دکھلا بھی دیئے تھے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

"زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وہ گھڑی نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے"

پھر آپ اشتہار "الانذار" کی پیشانی پر اپنی رؤیت کا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے"

پھر مارچ ۱۹۰۶ء میں آپ کو الہام ہوا۔ دیکھو بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء)

"وہ تمام عذاب کہ مخالفین۔ منکرین ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ خدا یا تو ان میں سے کچھ تجھے دکھلا دیگا۔ یا تجھے وفات دیگا اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کریگا"

---

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ کے نشان ۱۶۸ مطبوعہ ۱۹۰۷ء پر فرماتے ہیں۔ کہ

"میرے پر خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا تھا۔ کہ سخت بارشیں ہونگی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے..... چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہو گئے۔ مگر دوسرا حصہ اس کا یعنے سخت زلزلے ابھی ان کی انتظار ہے سو منتظر رہنا چاہیئے"

ایسا ہی حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۱ نشان ۵۱ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"میں نے ایک اور پیشگوئی کی تھی۔ کہ کچھ مدت تک زلزلے متواتر آتے رہیں گے۔ ان میں سے چار زلزلے بڑے ہوں گے۔ اور پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ چنانچہ زلزلے ابتک آتے ہیں۔ اور یقیناً یاد رکھنا چاہیئے کہ بعد اس کے سخت زلزلے آنے والے ہیں۔ خاصکر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ سب تیری سچائی کے لئے نشان ہیں"

---

پھر ۱۹۰۷ء میں حقیقۃ الوحی کے ۲۵۷ پر تمام دنیا اور ہر ملک کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی ہی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں ایک اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے؟ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک (ہندوستان ناقل) کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے..... توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔" (حقیقۃ الوحی)

---

## خدا سے ڈرنے والوں کے لئے

میں نے نہایت اختصار سے اس زمانہ کے نبی اور خدا کے نذیر نے جن آفات ارضی و سماوی کے متعلق قبل از وقت پیشگوئیاں کر کے تمام دنیا کو مطلع کر دیا تھا۔ بغیر کسی تمہید یا توضیح یا تشریح یا تاویل کے اوپر نقل کر دی ہیں۔ جن میں نہایت صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں لوگوں کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ اُس خدا نے جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے مجھے بار بار بذریعہ اپنے کلام کے اطلاع دی ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکنے والا ہے۔ اگر انسان خدا کی مرضی کے خلاف چلنا چھوڑ کر تمام بدیوں اور بدکاریوں سے منہ موڑ کر اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہوئے اور خدا کے مامور اور مرسل وقت کی باتوں پر کان نہ دھرا اور اس کی تصدیق نہ کی تو میں بڑے زور آور حملوں سے اپنے مامور کی سچائی ثابت کر دوں گا۔ اور پلک جھپکنے میں ایسے عذابوں سے ان کو مٹا دوں گا۔ کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ طاعون۔ وبائیں۔ بارشیں سیلاب آتشزدگی۔ شق الارض۔ برف کی سردی۔ آفتاب کی گرمی شدت زلازل سے موتا موتی لگ جائے گی۔ اور دنیا کا کوئی حصہ اور کوئی قوم اس قہر الٰہی سے نجات نہ پائے گی۔ زلزلوں سے مکان بھی اور مکین بھی سب مٹ جائیں گے ؛

غرض مسیح موعود نبی اللہ مامور من اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک عذاب سے قبل لوگوں کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر افسوس کہ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور ہر طرح سے اسکی تکذیب پر زور لگا کر خدا کے غضب کو بھڑکایا۔ جس سے ان موعود عذابوں کا وقت قریب تر آیا۔ دیکھو نبی وقت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ میں حقیقۃ الوحی سے اوپر نقل کر آیا ہوں۔ ہندوستان کے لوگوں کو بتایا کہ

"اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ (سیلابوں اور بارشوں کے ذریعہ۔ ناقل) تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ (زلزلوں کے ذریعہ۔ ناقل) تم بچشم خود دیکھ لوگے"

مگر آہ! اس ہمدرد نوع انسان اور مرسل رحمٰن کی آواز پر بجائے سنجیدگی سے سوچنے اور بجائے اس کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرنے کے کہ اس نے قبل از وقت خدا کے قہر سے دنیا کو جگا دیا۔ الٹے تمسخر پر آمادہ ہو گئے۔ اس کی تکذیب کی۔ گالیاں دیں اور وہی طرز اختیار کیا جو ہمیشہ انبیاء کے مکذبین کا رہا ہے ؛

کیا یہ سچ نہیں کہ نوح کا زمانہ اور لوط کا واقعہ تم نے بہار و کوئٹہ میں بچشم خود دیکھا۔ ۱۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو جو پہلا زلزلہ کانگڑہ میں آیا۔ وہ سب کو یاد ہے کہ چشم زدن میں ہزاروں جانیں زندہ درگور ہو گئیں لاکھوں کی جائدادیں اور مکان پیوست زمین بن گئے۔ اس زلزلہ کی اطلاع قبل از وقت دی گئی۔ مگر کان پر جوں تک نہ رینگی حالانکہ یہ زلزلہ ایک افتتاحی زلزلہ اور بیدار ہونے والوں کے لئے تازیانہ عبرت تھا۔ مگر حسرت ہے ان لوگوں پر جنہوں نے اس الٰہی نشان کی تکذیب کی۔ اور خدا کو ناراض کر کے مورد عتاب بنے۔ ایسے مکذبین میں سب سے پہلا پارٹ مکذبین انبیاء کی یادگار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ادا کیا اور نہایت بے باکی سے لکھا کہ مرزا صاحبؑ

"لکھتے ہیں کہ مارچ کے مہینے میں مجھے خدا نے بذریعہ وحی بتا دیا تھا۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ چنانچہ یہ بھونچال خدا نے مکذبوں کو ایک نشان دکھایا ہے"

یہ لکھکر امرتسری مکذب ڈبل مفسر قرآن کس شوخی سے آگے لکھتا ہے "کہ کرشن جی کے خطرناک دشمن امرتسر میں خاندان غزنویہ مولوی احمد اللہ اور خاکسار (ثناء اللہ) ہیں۔ یہ سب کے سب خطرناک دشمن بالکل بخیر و عافیت ہیں" اللہ اللہ! کس قدر شوخ چشمی اور کتنی بیباکی ہے۔ کہ ایک مدعی علم باوجود ادعاء قرآن دانی و حدیث خوانی خدا کے اس فرمان کو قبول کر "سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم" کہ ہم عنقریب انکو اپنے نشان ان کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے امرتسری شوخ متمنی ہے کہ یہ نشان قہر الٰہی جلد از جلد اس کی ذات پر واقع ہو۔ کیا زلزلہ بہار اور اس کے بعد یہ ہوش ربا زلزلہ بلوچستان خدا کے ان قہری نشانوں کا جن کے پانچ بار دکھانے کا خدا نے الہام کیا ہے۔ امرتسری کو خشیۃ اللہ کی طرف مائل ہونے کے لئے کافی نہیں؟ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسے مکذبین آیات اللہ کی بیباکیوں سے باقیماندہ تین زلزلے جو ہر ایک پہلے سے شدید تر خدا کے غصہ و غضب کا اظہار کرنیوالا ہوگا۔ ان کے شہروں پر نہ آپڑیں کیونکہ وہ صادق کی تکذیب اور ہر نشان الٰہی کی تردید کرنا اپنا مقدم فرض سمجھکر فوراً تکذیب کرنے لگتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی سے ثناء اللہ اور اس جیسے عدو اللہ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق اس غم میں پگھلے جاتے ہیں۔ کہ کہیں قادیان سے مسیح موعود کی تصدیق میں اس نشان پر آواز نہ اُٹھے۔ میں انشاء اللہ اگلے نمبر میں اس پر کچھ اور لکھوں گا۔ اسوقت صرف پیشگوئیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہدایات زرّیں برائے احمدی مبلّغین

## (۵)

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

### تیرھویں ہدایت

تیرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ کسی پارٹی میں اپنے آپ کو داخل نہ سمجھے بلکہ سب کے ساتھ اس کا ایک جیسا ہی تعلق ہو یہ بات صحابہ میں بھی ہوتی تھی۔ کہ کسی کو کسی سے محبت اور کسی مناسبت کی وجہ سے زیادہ تعلق ہوتا تھا۔ اور وہ دوسروں کی نسبت آپس میں زیادہ تعلق رکھتے تھے۔ اور ہم میں بھی اس طرح ہے اور ہونی چاہیئے۔ لیکن جو بات بُری ہے اور جس سے مبلغ کو بالا رہنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی فریق میں اپنے آپ کو شامل کرے۔ ہر ایک مبلغ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل ہے۔ اور ظل وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں وہ باتیں پائی جائیں جو اصل میں تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تو دیکھا کہ دو پارٹیاں آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ آپ انکا حوصلہ بڑھانے کے لئے ایک کے ساتھ ہو کر تیر مارنے لگے۔ اس پر دوسری پارٹی نے اپنی کمانیں رکھ دیں۔ اور کہا۔ ہم آپ کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا لو۔ میں دخل نہیں دیتا۔ چونکہ آپ سب کے ساتھ ایک ہی تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کو مدمقابل بنانے کے لئے صحابہ تیار نہ ہوئے۔ اور اس بات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسلیم کر کے دخل دینا چھوڑ دیا۔ یہ چونکہ جنگی لحاظ سے ایک مقابلہ تھا۔ اس لئے آپ الگ ہو گئے۔ ورنہ ایسی باتیں جو تفریح کے طور پر ہوتی ہیں۔ ان میں آپ شامل ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ گھوڑ دوڑ میں آپ نے بھی اپنا گھوڑا دوڑایا۔ اس قسم کی باتوں میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ غرض مبلغ کو بھی ایسی باتوں میں کسی فریق کے ساتھ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو مقابلہ کے طور پر ہوں۔ اور بالکل الگ تھلگ رہ کر اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ اس کے نزدیک دونوں فریق ایک جیسے ہی ہیں۔

### چودھویں ہدایت

چودھویں بات یہ ضروری ہے۔ کہ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میرا علم کامل ہو گیا ہے۔ بہت لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہمارا علم مکمل ہو گیا ہے اور ہمیں اور کچھ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اس سے زیادہ جہالت کی اور کوئی بات نہیں ہے کیونکہ علم کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ میں تو علم کی مثال ایک رستہ کی سمجھا کرتا ہوں۔ جس کے آگے دو رستے ہو جائیں۔ پھر اس کے آگے دو ہو جائیں۔ اور پھر اس کے آگے دو۔ اسی طرح آگے شاخیں ہی شاخیں نکلتی جائیں اور اس طرح کئی ہزار رستے بنجائیں یہی حال علم کا ہوتا ہے۔ علم کی بے شمار شاخیں ہیں اور اس قدر شاخیں ہیں۔ جن کا انتہا ہی نہیں۔ پس علم کا خاتمہ شاخوں کی طرف نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا خاتمہ جڑ کی طرف ہے۔ کہ وہ ایک ہے اور وہ ابتداء ہے۔ جو جہالت کے بالکل قریب ہے۔ بلکہ جہالت سے بالکل ملی ہوئی ہے۔ ورنہ آگے جوں جوں بڑھتے جائیں۔ اس کی شاخیں نکلتی آتی ہیں۔ اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اگر کسی نے ایک شاخ کو ختم کر لیا۔ تو اس کے لئے دوسری موجود ہے۔ غرض علم کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور روحانی علوم کی تو قطعاً کوئی حد ہے ہی نہیں۔ ڈاکٹری کے متعلق ہی کس قدر علوم دن بدن نکل رہے ہیں اور روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں کسی کو یہ خیال پیدا ہو۔ کہ علم ختم ہو گیا ہے۔ وہاں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ علم کے درخت سے اُتر کر جہالت کی طرف آ گیا ہے۔ پس کبھی یہ مت خیال کرو۔ کہ ہمارا علم کامل ہو گیا۔ کیونکہ ایک تو یہ جھوٹ ہے کوئی علم ختم نہیں ہو سکتا۔ دوسرے اس سے انسان متکبّر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر انسان ہر وقت اپنے آپ کو طالب علم سمجھے اور اپنے علم کو بڑھاتا رہے۔ تو اس کے دل پر زنگ نہیں لگتا۔ کیونکہ جس طرح چلتی تلوار کو زنگ نہیں لگتا لیکن اگر اسے یوں ہی رکھ دیا جائے۔ اور اس سے کام نہ لیا جائے۔ تو زنگ لگ جاتا ہے۔ پس ہر وقت اپنا علم بڑھاتے رہنا چاہیئے اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ علم کبھی ختم نہیں ہوتا۔

### پندرھویں ہدایت

پندرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ بلّغ میں کہا گیا ہے کہ پہنچا دے۔ اور جس کو کچھ پہنچایا جاتا ہے وہ بھی کوئی وجود ہونا چاہیئے۔ جو معیّن اور مقرر ہو۔ ورنہ اگر کسی معیّن وجود کو نہ پہنچانا ہوتا تو یہ کہا جاتا۔ کہ پھینک دو۔ یا بانٹ دو۔ مگر اللہ تعالےٰ نے پہنچانا فرمایا ہے۔ جس سے معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے مگر معین وجود ہیں۔ جن کو ان کا حصہ پہنچانا ہے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اس میں عموم کے لحاظ سے سب انسان آگئے۔ ان کو پیغام الٰہی پہنچانا ہمارا کام ہے۔ پس کسی قوم اور کسی فرقہ کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھا جائے۔ مبلغ کا کام پہنچانا ہے۔ اور جس کو پہنچانے کے لئے کہا جائے اسے پہنچانا اسکا فرض ہے۔ اسے یہ حق نہیں۔ کہ جسے ذلیل سمجھے اسے نہ پہنچائے۔ اور جسے معزز سمجھے۔ اسے پہنچائے۔ مگر ہمارے مبلغوں میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ ادنےٰ اقوام چوہڑوں چماروں میں تبلیغ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے۔ اسے بھی ہدایت کی ضرورت ہے۔ ان کو بھی تبلیغ کرنی چاہیئے اور سیدھے رستہ کی طرف لانا چاہیئے۔ عیسائیوں نے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اس سے زیادہ ہندوستان میں ایسی اقوام کے لوگوں کو عیسائی بنالیا ہے جتنی ہماری جماعت کی تعداد ہے۔ اور اب ان لوگوں کو کونسل کی ممبری کی ایک سیٹ بھی مل گئی ہے۔ ہمارے مبلغ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ ان لوگوں کو سمجھانا بہت آسان ہے۔ ان کو ان کی حالت کے مطابق بتایا جائے کہ دیکھو تمہاری کیسی گری ہوئی حالت ہے اس کو درست کرو۔ اور اپنے آپ کو دوسرے انسانوں میں ملنے جلنے کے قابل بناؤ۔ اس قسم کی باتوں کا ان پر بہت اثر ہوگا۔ اور جب انہیں اپنی ذلیل حالت کا احساس ہو جائیگا۔ اور اس سے نکلنے کا طریق انہیں بتایا جائے گا۔ تو وہ ضرور نکلنے کی کوشش کریں گے۔ ان کو کسی مذہب کے قبول کرنے میں سوائے قومیت کی روک کے اور کوئی روک نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔ ہمارے ہاں جو چوہڑیاں آتی ہیں۔ تبلیغ کرنے پر کہتی ہیں ہم مسلمان ہی ہیں۔ مگر ہم اپنی قوم کو کیونکر چھوڑ دیں۔ یہ روک اس طرح دور ہو سکتی ہے۔ کہ دس پندرہ بیس گھرانے کٹھے کے کٹھے مسلمان ہو جائیں۔ اور ان کی قوم کی قوم بنی رہے۔ جیسا کہ یہ لوگ جب عیسائی ہوتے ہیں تو اکٹھے ہی ہو جاتے ہیں۔ پس ان میں تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم ساری دنیا کے لوگوں کو مسلمان بنالیں۔ مگر ان کو چھوڑ دیں۔ تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ چوہڑے چمار تھے۔ اس لئے ہم نے ان کو مسلمان نہیں بنایا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دماغ۔ ہاتھ پاؤں اسی طرح دیئے ہیں۔ جس طرح اوروں کو دیئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اونہوں نے ان چیزوں کا غلط استعمال کر کے انہیں خراب کر لیا ہے۔ اگر ان کی اصلاح کر لی جائے۔ تو وہ بھی ویسے ہی انسان بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے۔ چنانچہ مسیحیوں میں بعض چوہڑوں نے تعلیم پا کر بہت ترقی کر لی ہے۔ ان کے باپ یا دادا عیسائی ہو گئے۔ اور اب وہ علم پڑھ کے معزز عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور معزز سمجھے جاتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کی اصلاح کر لی جائے۔ تو یہ بھی اوروں کی طرح ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہمارے مبلغوں کو اس طرف بھی خیال کرنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں میں بھی تبلیغ کرنی چاہیئے۔

## سولھویں ہدایت

سولھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ لوگوں سے ملنا جلنا جانتا ہو۔ بہت لوگ اس بات کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اور اس سے کام نہیں لیتے۔ لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح بہت اعلےٰ نتائج نکلتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابتداء میں لوگوں کے خیموں میں جاتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں۔ وہ عام لیکچروں میں نہیں آتے۔ ان کے گھر جا کر ان سے ملنا چاہیئے۔ اس طرح ملنے سے ایک تو وہ لوگ باتیں سن لیتے ہیں دوسرے ایک اور بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کبھی کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ تو اگر یہ لوگ ظاہرہ مدد نہیں دینگے۔ تو خفیہ ضرور دیں گے۔ کیونکہ ملنے اور واقفیت پیدا کر لینے سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور وہ لوگ جن میں شرافت ہوتی ہے۔ اس کا ضرور لحاظ رکھتے ہیں۔ ہمارے مسٹر محمد امین سابق ساگر چند صاحب میں ملنے کی عادت ہے۔ وہ لارڈ ولنگڈن تک سے ملتے رہے ہیں۔ اور اب تک خط و کتابت کرتے رہتے ہیں۔ تو ملنے جلنے اور واقفیت پیدا کر لینے سے انسان بہت سی باتیں سنا سکتا ہے۔ جو کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں سنا سکتا۔ اس لئے ہمارے مبلغوں کو اس بات کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

## سترھویں ہدایت

سترھویں بات یہ ہے کہ مبلغ میں ایثار کا مادہ ہو۔ جب تک یہ نہ ہو۔ لوگوں پر اثر نہیں پڑتا۔ جب ایثار کی عادت ہو۔ تو لوگ خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایثار کس طرح کریں۔ کونسا موقع ہمارے لئے ایثار کا ہوتا ہے۔ مگر اس کے بہت موقعے اور محل ملتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہی دیکھ لو۔ کہ ریل پر سوار ہونے والوں کو قریباً ہر اسٹیشن پر وہ لوگ سوار ہونے سے روکتے ہیں۔ جو پہلے بیٹھے ہوتے ہیں۔ سوار ہونے والا ان کی منتیں کرتا ہے۔ خوشامدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں کھڑا ہی رہوں گا۔ لیکن اسے روکا جاتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے۔ تو دیکھا گیا ہے کہ پھر جو سوار ہونے کے لئے آتا ہے۔ اوے سب سے آگے بڑھ کر وہی روکتا ہے۔ اور کہتا ہے یہاں جگہ نہیں ہے۔ ہمارا دم پہلے ہی گھٹ رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح ہر جگہ ہوتا رہتا ہے۔ ایسے موقعے پر مبلغ ان کا افسر بن کے بیٹھ جائے۔ اور نرمی و محبت سے کہے آنے دیجئے۔ کوئی حرج نہیں۔ بچارہ رہ گیا تو نہ معلوم اس کا کتنا نقصان ہو اور اگر کہیں جگہ نہ ہو۔ تو کہدے میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ یہاں بیٹھ جائیگا۔ جب وہ اس بات کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور اس قدر ایثار کرے گا۔ تو اس کا لوگوں پر اتنا اثر ہوگا۔ کہ سب ایثار کے لئے تیار ہو جائیں گے اور تھوڑی تھوڑی جگہ نکال کر آنے والے کو بٹھا دینگے۔ اس طرح اسے اپنی جگہ بھی نہیں چھوڑنی پڑے گی۔ اور بات بھی پوری ہو جائے گی۔ اس قسم کی باتوں سے مبلغ لوگوں کو ممنون احسان بنا سکتے ہیں۔ ایک مبلغ جن لوگوں کو گاڑی کے اندر لائے گا۔ وہ تو اس کے شکر گذار ہونگے ہی۔ دوسرے بھی اس کے اخلاق سے متاثر ہونگے۔ اور اس کی عزت کرنے لگیں گے۔ اور اس طرح انہیں تبلیغ کرنے کا موقع نکل آئے گا۔ لیکن اگر اس موقع پر اسی قسم کی بداخلاقی دکھائی جائے جس طرح کی اور لوگ دکھاتے ہیں۔ تو پھر کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور نہ تمہیں خود جرأت ہو سکے گی۔ کہ ایسے موقع پر کسی کو تبلیغ کر سکو۔ ایک سفر میں ایک شخص گاڑی کے اس کمرہ میں آ داخل ہوا۔ جس میں ہمارے آدمی بیٹھے تھے۔ اس کے پاس بہت سا اسباب تھا۔ جب وہ اسباب رکھنے لگا۔ تو بعض نے اسے کہا۔ کہ یہ سیکنڈ کلاس ہے۔ اس سے اتر جائیے۔ اور کوئی اور جگہ تلاش کیجئے۔ لیکن وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا۔ اور جب اسباب رکھ چکا۔ تو سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ نکالکر ان کو دکھلا دیا۔ اس پر وہ سخت نادم ہو کر بیٹھ گئے۔ مجھے سخت افسوس تھا۔ کہ ان لوگوں نے اس قسم کی بداخلاقی کیوں دکھائی۔ جب میں نے اس کا جواب سنا۔ تو میرے دل کو بہت خوشی ہوئی۔ جس سے اس طرح پیش آئے تھے۔ وہ لوگ تبلیغ کر سکتے تھے۔ اور وہ ان کی باتوں سے متاثر ہو سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ تو ایثار کے موقعہ پر ایثار کر کے لوگوں میں اپنا اثر پیدا کرنا چاہیئے۔ تاکہ تبلیغ کے لئے راستہ نکل سکے۔ اس قسم کی اور بیسیوں باتیں ہیں۔ جن میں انسان ایثار سے کام لے سکتا ہے ؛

## اٹھارہویں ہدائت

اٹھارہویں بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عقلی اور دوسرے ذوقی۔ عقلی تو چونکہ کم و بیش ہر ایک میں ہوتی ہے۔ اس لئے عقلی دلائل کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لیکن ذوقی دلیل ہوتی تو سچی اور پکی ہے۔ مگر چونکہ ایسی ہوتی ہے۔ کہ مناسبت ذاتی کے بغیر اس کو سمجھنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مخالف کے سامنے پیش کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر اس میں بھی ذوق سلیم ہوتا اور اس کا دل اس قابل ہوتا ہے کہ اس بات کو سمجھ سکتا تو وہ احمدی کیوں نہ ہو گیا ہوتا اور کیوں الگ رہتا۔ اس کا تم سے الگ رہنا بتاتا ہے۔ کہ اس میں وہ ذوق سلیم نہیں ہے۔ جو تمہارے اندر ہے۔ اور ابھی اس کا دل اس قابل نہیں ہوا۔ کہ ایسا ذوق اس کے اندر پیدا ہو سکے۔ اس لئے پہلے اس کے اندر یہ ذوق پیدا کرو۔ اور پھر اس قسم کی دلیلیں اسے سناؤ۔ ورنہ اس کا الٹا اثر پڑے گا۔ کئی مبلغ ہیں۔ جو مخالفین کے سامنے اپنی ذوقی باتیں سنانے لگ جاتے ہیں۔ اور اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ مخالف اس کا ثبوت مانگتا ہے تو وہ دیا نہیں جا سکتا۔ اور اس طرح زک اٹھانی پڑتی ہے۔ پس مخالفین کے سامنے ایسے دلائل پیش کرنے چاہئیں جو عقلی ہوں اور جن کی صحت ثابت کی جا سکے ؛ (باقی ہے)

## وصیت نمبر ۴۳۳۵

منکہ ڈاکٹر عبدالرشید ولد منشی محمد اسمٰعیل صاحب قوم ورک پنشنر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمدنی قریباً -/۱۲۵ روپیہ ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء ؛ المعبد:۔ محمد عبدالرشید انچارج سول ڈسپنسری سنجاوی بلوچستان۔ گواہ شد۔ احمد جان عفی عنہ کلرک آرسنل کوئٹہ گواہ شد۔ محمد عبداللہ کلرک آرسنل کوئٹہ۔

## نمبر ۴۳۳۶

منکہ عبدالحق ولد حکیم شیر محمد احمدی قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن خانو ڈوگر ڈاک خانہ فیض پور کلاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری موجودہ جائداد دو گھماؤں زمین جو مبلغ دو صد روپیہ واقع خانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ ہے۔ اس کے علاوہ میں نے پٹوار کا امتحان پاس کیا ہے۔ عارضی طور پر اس وقت مبلغ -/۱۲ روپیہ ماہوار پر کام کرتا ہوں۔ تا زیست اپنی ہر قسم کی آمد سے بھی ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ المعبد۔ عبدالحق ولد حکیم شیر محمد احمدی مرحوم بقلم خود حال اچھرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور گواہ شد۔ غلام احمد احمدی ساکن خود پور ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ احمدی بقلم خود ساکن شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

نمبر ۴۳۲۹۔ منکہ شیخ عبدالعزیز ولد رحیم بخش صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر قریباً ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۵ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد ایک مشترکہ مکان واقعہ منڈی بھلوال تحصیل وضلع سرگودہا ہے۔ جس میں سے میرے حصہ کی مالیت نرخ مال کے مطابق قریباً چار صد بارہ روپے آٹھ آنے -/۸/۴۱۲ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو قریباً بیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائداد بعد وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۱/۳۵ ۲۷

العبد۔ عبدالعزیز بقلم خود ساکن گجرات

گواہ شد۔ عبدالغفور ولد شیخ رحیم بخش مرحوم برادر شیخ عبدالعزیز موصی ۱/۳۵ ۲۷

گواہ شد۔ محمد محمود عالم نائب مدرس سکول رسول کے مقیم شہر گجرات ۱/۳۵ ۲۷ علے

نمبر ۴۳۳۶۔ منکہ حبیب اللہ خان ولد ذوالفقار خان صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن رامپور ملازم حیدر آباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳/۳۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد اس وقت کچھ نہیں ہے البتہ میری ماہوار آمدنی مبلغ بیس روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد عبدالحی محلہ نئے پلی مکان سئی ۲۶۳ حیدر آباد دکن۔ محل وقوع الہ دین بلڈنگ سکندر آباد۔

گواہ شد۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔

گواہ شد۔ فاضل الہ دین سکندر آباد دکن

نمبر ۴۳۲۶۔ منکہ حکیم جہانگیر ولد خیر الدین قوم راول پیشہ حکمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲/۳۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری پاس رہائشی پختہ مکان ہے جس کی قیمت تخمیناً اڑھائی سو روپیہ ہے اور میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ماہوار آمد اوسطاً -/۱۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرکے رسید حاصل کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائداد کی قیمت میں سے ادا کردوں تو وہ رقم وصیت سے منہا کر دی جائے۔

العبد۔ حکیم جہانگیر بقلم خود معالج چشم محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد۔ حکیم نیاز محمد محلہ دار الفضل قادیان دار الامان۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل عرف مہنگا دوکاندار محلہ دار الفضل قادیان۔

نمبر ۴۳۲۷۔ منکہ حکیم نیاز محمد ولد خیر الدین قوم راول پیشہ حکمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲/۳۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری پاس رہائشی پختہ مکان کوئی نہیں ہے میری ماہوار آمد پندرہ روپیہ ہے میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی میری جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ حکیم نیاز محمد بقلم خود محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل عرف مہنگا دوکاندار محلہ دار السعت قادیان

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں زیر اہتمام شیخ نور احمد مینیجر فاروق قادیان میں طبع ہوا)